رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۲۶

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن ... کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مدیر مسئول — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے " [illegible]
عام خریداران سے " [illegible]
" " ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ [illegible] شلنگ
فی پرچہ [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جذبات نادم ... ص۱
انتخاب الاخبار ... ص۲
دہلی میں مسئلہ امامت ... ص۳
مولوی محمد علی کی شہادت میں قادیانیوں کی رعایت ص۴
قادیانی خلیفہ باپ کی جگہ ... ص۷
مسیحی رسالہ المائدہ کے سوال کا جواب ... ص۹
حدوث مادہ و ارواح ... ص۹
برہان التفاسیر ... ص۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ... ص۱۲
فتاوے ... ص۱۳
متفرقات ص۱۴ ۔ علمی مطلع ... ص۱۵
اشتہارات ... ص۱۶ تا ۲۰

جذبات نادم

جبیبِ خدا پر جو قربان ہوگا
اُسی پر خدا بھی مہربان ہوگا
شریعت کا ہر دم جسے دھیان ہوگا
حقیقت میں وہ ہی مسلمان ہوگا
جو دنیا میں دین پر تو قائم رہے گا
تو جنت میں جانا بھی آسان ہوگا
کریگا جو شرک اور بدعت ہمیشہ
تو پھر کس طرح وہ مسلمان ہوگا
خلاف اہل سنت عمل جس کا ہوگا
کبھی بھی نہ وہ اہل ایمان ہوگا
عمل دینِ حق پر کریگا جو ہر دم
خداوند عالم کا مہمان ہوگا
پڑھیگا نہ جو علم دینی برادر
وہ دانا بھی ہوگا تو نادان ہوگا
جو اسراف بیجا کرے شادیوں میں
وہ قرضہ میں پھنس کر پریشان ہوگا
کرے چوریاں اور کھیلے جو جؤا
وہ انسان ہوکر بھی حیوان ہوگا
نہ کرنا کسی کی کبھی تم برائی
کہ نادم ترا اس سے نقصان ہوگا

حیات طیبہ یعنی سوانحعمری مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی رح دوبارہ بعد تصحیح عمدہ کتابت طباعت سے شائع ہوئی ہے قیمت ۱۲؎ ۔ (منیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں چند طاعون کے کیس ہوئے۔ جن میں سے ۳ اموات واقع ہوئیں۔ بلدیہ کے محکمہ حفظان صحت کی طرف سے اس کی روک تھام کی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ ضلع کے چند دیہات سے بھی اس وبا کے پھیلنے کی اطلاع ملی ہے

——— امرتسر دروازہ رامباغ کے نزدیک ایک مسجد کے غسلخانہ میں ایک بم پھٹا۔ مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔ پولیس جائے واردات پر فوراً پہنچ گئی۔ اور بم ساز کی تلاش میں مصروف ہے۔

——— لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا سالانہ اجلاس ۱۹-۲۰-۲۱-اپریل کو ہوا۔ جس میں نواب شاہ نواز صاحب آف ممدوٹ۔ علامہ عبداللہ یوسف علی اور نواب صاحب چھتاری نے شرکت فرمائی۔

——— لاہور میں سلور جوبلی کے موقعہ پر ۶-۷ مئی کو منٹو پارک میں عظیم الشان میلہ ہوگا۔ جس میں فوجی نوجوان شہسواری، بوائے سکاؤٹ مختلف اقسام کی ورزشیں دکھائینگے۔ نیز اس موقع پر امام بخش اور گونگا پہلوان کی کشتی بھی ہوگی۔ کرکٹ ہاکی، فٹ بال کے میچ بھی ہوں گے۔ ہوائی جہازوں کے کرتب بھی دکھائے جائیں گے۔

——— ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ عراق کو جانے والے مسافر ہندوستان سے روانہ ہونے سے پہلے ہیضہ کا ٹیکہ ضرور لگوا کر جائیں اور ساتھ ہی ٹیکہ لگوانے کا سرٹیفکیٹ بھی لے جائیں۔

——— صوبہ پنجاب میں قرضہ بل کا نفاذ ۱۹۔ اپریل سے کیا گیا ہے۔

——— پنجاب کے مشہور کانگرسی رائے زادہ ہنسراج کانگرس سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

——— کراچی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اخبارات و مطابع کو بذریعہ نوٹس مطلع کیا ہے کہ وہ ۱۹ اپریل سے مزید ایک ماہ تک نتھورام وعبدالقیوم کے متعلق کسی قسم کی کوئی خبر یا اشتہار شائع نہ کریں۔

——— ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلے میں صرف پنجاب میں سے ۱۸۔ اپریل تک ۳ لاکھ ۶۲ ہزار ۹۴۳ روپے گیارہ آنے جمع ہو چکے ہیں۔

——— ننکانہ صاحب اور شیخوپورہ کے درمیان سڑک پر کول تار بچھانے کے لئے گرم کی جارہی تھی۔ زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے گیس پیدا ہوگئی اور ڈرم پھٹ گیا۔ دو آدمی ہلاک اور ایک مزدور زخمی ہوا۔

——— رنگون کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پیگو میں وہاں کے ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً سترہ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

——— مانڈلے میل ٹرین (علاقہ برما) کو تباہ کئے جانے کے سلسلہ میں پولیس نے تین ماہ کی تحقیقات کے بعد پانچ آدمی گرفتار کئے ہیں۔

——— نیلور میں ہندو مسلم فساد ہو جانے سے متعدد آدمی مجروح ہوئے۔

——— اعتماد پور اور فیروز آباد (جو ضلع آگرہ کی تحصیلیں ہیں) میں طاعون زور پکڑ رہی ہے ایک گاؤں میں صرف ایک خاندان کے ۱۲ افراد اس وبا کا شکار ہو گئے۔

——— کلکتہ کے نزدیک برہمن بادیہ اور چاندپور میں بارش کے خوفناک طوفان آنے سے پانچ میل کے رقبہ میں جس قدر فصلیں تھیں۔ بالکل تباہ ہو گئیں۔ پندرہ سو مکانات منہدم ہو گئے۔

——— جنرا ثرا بالدیو میں خاص احکام کی رو سے عورتوں کی تعلیم ممنوع قرار دی گئی ہے۔

——— کوہ ہمالیہ کے نچلے حصہ میں چین کی طرف ہنزا۔ پچیلاس اور نگر مشہور سرسبز و شاداب علاقے ہیں۔ جن کے متعلق مہاراجہ سر ہری سنگھ والئے کشمیر اور برطانیہ میں معاہدہ ہو گیا ہے کہ ان پر ۶ مئی کو برطانیہ کا قبضہ ہو جائیگا۔

——— بلغاریہ میں بغاوت پھیل جانے سے بہت سے لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں جنمیں دو سابقہ وزیر بھی ہیں۔

——— ۲۱۔ اپریل کو جزیرہ فارموسی میں ایک قیامت خیز زلزلہ آیا۔ جس کی وجہ سے ایک ہزار ۳۴۲۔ افراد ہلاک اور ۳ ہزار ۶۸۰ مجروح ہوئے پانچ ہزار مکانات تباہ و برباد اور تیس ہزار نفوس جانماں برباد ہو گئے۔

——— لندن کی خبر ہے کہ وہاں کے ۴۹۔ پولیس کے سپاہی اور چند افسران بیک وقت گرفتار کئے گئے۔ کیونکہ انہوں نے بارش میں ایک خاص قسم کی وردی استعمال نہیں کی تھی۔ جس کی وجہ سے کئی حادثات رونما ہوئے۔

——— اٹلی کے نائب وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے جنگ کی زبردست تیاریاں شروع کر رکھی ہیں۔ اس ماہ میں چھ لاکھ فوجی نوجوان تیار ہو جائیں گے۔ کیونکہ یورپ کی مختلف طاقتوں میں سیاسی کش مکش جاری ہے جس کے باعث جنگ چھڑ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے ہم بھی ہر وقت جنگ کے لئے تیار ہیں۔

——— مسٹر ڈی ویلیرا پریزیڈنٹ آئرلینڈ نے ایک تقریر میں بیان کیا ہے کہ ہم اس وقت تک چین کی نیند نہ سوئیں گے جب تک کہ آئرلینڈ کو مکمل طور پر آزاد نہ کرا لیں گے۔

جدید انگلش ٹیچر

گھر بیٹھے انگریزی زبان سیکھئے

مصنفہ بابو صدیق الحسن خاں شملوی

اس کے مطالعہ سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ جائیں گے۔ کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔ انگریزی خط و کتابت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائینگے۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر سورہ اخلاص ... (۳۹۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

دہلی میں مسئلہ امامت

صوت قادیان کی بازگشت

مسلمانوں کے لئے جو چیز مفید بلکہ مفید تر ہوتی ہے۔ وہی ان کی خوش قسمتی سے بحکم (روغن بادام خشکی آرد) مضر ہو جاتی ہے۔ مسئلہ امارت یا امامت فی نفسہٖ ایک مفید ترین چیز ہے مگر جب بے طرح اس کو استعمال کیا جائے تو یہی مضر بن جاتا ہے۔ جس کی مثال دہلی وغیرہ بلاد میں دیکھنی چاہئے جہاں اس کی بھیانک صورت نظر آتی ہے۔

مولوی عبدالوہاب صاحب صدری دہلوی نے (واللہ اعلم بمافی صدور العالمین) امارت شرعیہ کا دعوے کیا۔ اہل دہلی (علماء اور شرفاء) نے اس کی مخالفت کی۔ چند غرباء نے ان کو تسلیم کیا۔ اس لئے انہوں نے اپنا لقب "امام غرباء اہل حدیث" مقرر کیا۔ عرصہ کے بعد دہلی میں ایک اجتماع ہوا۔ جس میں تین اصحاب اہل حدیث جماعت کی طرف سے منصف مقرر ہوئے۔ (۱) مولوی عبیدالرحمٰن صاحب میرٹھی۔ (۲) یہ خاکسار۔ (۳) تیسرے صاحب غالباً مولوی عبدالغفور نامی لکھنوی تھے۔ جو ان دنوں مدرسہ رحمانیہ دہلی میں مدرس اول تھے۔ اللہ اعلم اب کہاں ہیں۔ ہم تینوں نے مدعی امامت کو مدعو کیا۔ جب وہ نہ آئے۔ تو ان کے پاس جاکر روبرو سوال کیا کہ آپ کا دعوے کیا ہے۔ انہوں نے جو جواب دیا وہ قلم بند کیا گیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں خاص دہلی کے لئے امام ہوں، میری امامت میں سر دست سیاست داخل نہیں، میرا منکر بالتخلف مجرم نہیں۔ وغیرہ۔ اس پر جو اس وقت فیصلہ کیا گیا وہ بدستخطی دیگر علماء کے شائع کیا گیا تھا۔ بات آئی گئی۔ اس کے بعد تنازع ختم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ جریدہ "اہلحدیث" کو بھی بلحاظ جماعتی تعلق کے اس میں دخل دینے کا خیال ہوا۔ زیادہ تر اس لئے کہ فریقین خصوصاً فریق مدعی کی طرف سے تعیین موضوع نہ ہوا تھا اس لئے گفتگو بے قاعدہ ہو رہی تھی۔

اہلحدیث ۱۶۔ ذی الحج ۱۳۴۵ھ میں جو مضمون دیا گیا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حسب دستور علم کلام پہلے موضوع کی تقسیم کی گئی تھی۔ یعنی "امام" چار قسم میں منقسم ہو سکتا ہے (۱) نبی۔ (۲) ہادی یعنی راہنما۔ (۳) امام نماز۔ (۴) امام حکومت۔ ان چار قسموں کا ثبوت قرآن و حدیث سے دیکر لکھا تھا کہ:-

"**ان اقسام اربعہ کے احکام** حسب قانون محصلین تعریف کے بعد ہر ایک قسم کا حکم بتانا بھی ضروری ہے۔ گو ضمناً معلوم ہوتا رہا ہے۔ تاہم تصریح کے ساتھ بتانا زیادہ صحیح ہوگا۔

قسم اول یعنی امامت انبیاء کا حکم یہ ہے کہ بلاچون وچرا اُن کی پیروی کی جائے۔ انکار کرنے والے پر کفر عائد ہو۔ جیسا کہ مسلمہ فریقین بلکہ مسلمہ کل اہل اسلام ہے۔

قسم دوم یعنی ائمہ ہدیٰ کی امامت کا حکم یہ ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے بشرط موافقت تعلیم انبیاء۔ والا۔ لا۔

قسم سوم امام صلوٰۃ کا حکم یہ ہے کہ خاص حالت صلوٰۃ میں امام کی پیروی فرض ہے۔ چنانچہ فرمایا اِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وغیرہ۔ مگر سوائے نماز کے باقی اوقات میں امام کی اطاعت فرض واجب نہیں

چوتھی قسم کا حکم یہ ہے کہ ہر حال میں اُس کی اطاعت کی جائے۔ ملکی انتظام اُس کے حکم کے ماتحت ہو۔ جہاد اُس کے حکم سے ہو۔ مظلوم اُس سے فریاد کرے۔ وہ ظالم سے مظلوم کا انتقام لے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

بایعنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علے السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وعلیٰ اثرہ علینا۔ الحدیث

"یعنی (ہم) صحابہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ امام وقت کی بات سنا کرینگے اور تابعداری کیا کرینگے۔ تنگی۔ آسانی۔ خوشی اور ناخوشی سب میں۔"

اسی امام کی بابت ارشاد ہے۔ کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ

ahmadimuslim.de

نمات میتۃ جاھلیۃ - الحدیث
یعنی جو شخص امام کی اطاعت سے نکل
جائے اور جماعت سے جدا ہو جائے
وہ جاہلیت کی موت مرے گا؛

ان سب مراتب کی جامع قرآن مجید کی یہ آیت ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔

یعنی اللہ کا کہا مانو۔ رسول کا حکم مانو۔ اور اپنے میں سے حکومت والوں کی اطاعت کرو۔

پس اب مولوی عبد الوہاب صاحب دہلوی کے دعوے کی تنقید بہت آسان ہے۔ موصوف سے استفسار ہو کہ آپ ان چار اقسام کی امامت میں سے کونسی امامت کے قائل ہیں۔ (۱) امامت نبوت؟ (ہمارا گمان بلکہ یقین ہے کہ نہیں)۔ (۲) امامت ہدایت؟ (اس میں کوئی حرج نہیں۔ (۳) امامت صلوٰۃ؟ کوئی حرج نہیں۔ (۴) امامت حکومت؟ (بشرط تحقق) چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر یہ یاد رہے ؎

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

یاد رہے کہ امامت قسم چہارم ہی وہ امامت ہے جس پر اسلام کی ترقی کا دار و مدار ہے۔ اسی کے ایک نعل کی بابت فرمایا ہے ذِرْوَۃُ سَنَامِہٖ الْجِھَادُ۔ (اسلام کی بلندی اور برتری جہاد میں ہے) یہ وہی عالی قدر نعل ہے جس کی بابت ارشاد ہے اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ (امام مثل ڈھال کے ہے جس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے) یہی وہ امامت ہے جس کی بابت ارشاد ہے۔ الجھاد ماض مع بر و فاجر (جہاد جاری رہیگا چاہے امام نیک ہو یا بد)؛

(اہلحدیث ۱۷ جون ۱۹۳۴ء صفحہ ۲)

نوٹ:- ایک امت یا امارت سفری بھی ہے جو عارضی اور محدود الوقت ہے۔ اس لئے ہم نے اس کو ان چار میں داخل نہیں کیا۔

اہلحدیث ہماری اس مداخلت سے مقصود یہ تھا کہ دہلوی مکالمہ بحکم

وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا

اصل موضوع پر آجائے۔ اس کے بعد ضروری تھا کہ فریق مدعی اپنے دعوے کی تشریح اور تعیین کر کے گفتگو چلاتا۔ لیکن جہاں تک ہمارا علم اور حافظہ کام دیتا ہے۔ ہم نے اپنے اس مضمون کا جواب نہ پایا۔ یہاں تک کہ بحکم خدا مولوی عبد الوہاب موصوف انتقال کر گئے۔ (بہات آئی گئی ہو گئی)

ان کے انتقال کے بعد ان کے اتباع نے ان کے صاحبزادہ مولوی عبد الستار صاحب کو امیر منتخب کر لیا۔ جدید امیر صاحب نے دہلی میں بماہ مارچ ۱۹۳۵ء وہاں ایک جلسہ عام کیا۔ جس میں ایک تحریر بطور "خطبہ امارت" پڑھی جو چھپ کر ہمارے پاس بھی پہنچی۔ اس امارتی خطبہ کے دیکھنے سے ہمیں یقین ہوا کہ مسئلہ امارت کی گاڑی لائن سے اتری ہوئی ہے۔ جس کو لائن پر چلانے کی طاقت ڈرائیور میں نہیں۔ حق یہ تھا کہ ہمارے پیش کردہ اقسام میں سے جس قسم کی امامت یا امارت کے وہ اور ان کے والد ماجد مدعی تھے اس کی تعیین کرتے۔ پھر اس کا ثبوت اور حکم شرعی دلائل سے دیتے۔ مگر انہوں نے کیا تو یہ کیا کہ فریق منکرین پر سخت حملے شروع کئے۔ خصوصاً مجلس تنظیم، اہل حدیث کانفرنس وغیرہ کو سخت مکروہ الفاظ میں یاد کر کے اپنے مخالفوں کی فہرست میں داخل کر لیا۔ انا للہ! امیر جدید کے چند الفاظ یہ ہیں کہ:-

"**ناجائز انتخابات** اہل حدیث تو نامہ جنگیوں میں مصروف برسر پیکار جنگ رہے مقلدین احناف صوبہ بہار نے مسئلہ امارت کی حقانیت سے فائدہ اٹھا کر ایک جماعت ۱۳۳۹ھ میں قائم کر لی۔ اہل حدیثوں میں مزید افتراق کا شوق ناجائز ۱۹۳۰ء کو موجزن ہوا تو بمقام لاہور مسجد مبارک میں ایک فرقہ ثنائیہ نے جلسہ کر کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو سردار اہل حدیث بنا کر ثنائیہ فرقہ کی بنیاد ڈالی۔ کسی معترض نے کہا کہ مولوی عبد الوہاب صاحب امام جماعت غرباء اہل حدیث کی موجودگی میں یہ انتخاب ناجائز ہے۔ تو جواب دیا کہ اس میں اور اس سرداریہ انتخاب میں فرق ہے کہ یہ پولیٹیکل معاملات کے متعلق ہے۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث میں بھی شائع ہوا تھا جیسے مسئلہ امارت کی صحت کی بنیاد مضبوط ہوتی گئی ویسے اس کی عملی صورت کی خلیج بھی بڑھتی گئی۔ بجائے اس کے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان ایک لڑی میں متفق و منسلک ہوتے افتراق ہی بڑھتا گیا۔ بمقام لاہور میں پانچ چھ سال کا عرصہ ہوا۔ انجمن خدام الدین کے سالانہ جلسہ میں بموجودگی احناف کے مولوی انور شاہ صاحب۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا انتخاب امیر شریعت ہوا۔ اس سے جماعت اہل حدیث پنجاب کے بھی دو ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تو جب چاروں طرف دیکھا کہ اب کیا صورت ہو مولوی عبد الوہاب صاحب کی سچائی اور حقانیت کا ڈنکا تو دنیا میں بج گیا۔ بہت جرح و قدح کے بعد محض ضد بازی کے پیرایہ میں اپنی تمام قیود کی پولی کڑیوں کو توڑتا ڑ کر بلا اتفاق کل اہل حدیث ہندوستان چند نفوس نے ایک غیر معروف مقام (کمیر پور) میں مجتمع ہو کر مسئلہ ہذا پر غور کرنا شروع کیا۔ تو جماعت غرباء اہل حدیث کی گرفت سے ایک

لہ معلوم ہوا کہ انتخاب کرتے وقت کل اعیان کی شرکت ضروری ہے۔ دہلی میں بوقت انتخاب امیر اول (مولوی عبد الوہاب) اس طرح کا اجتماع ہوا ہوگا۔ غالباً اس اجتماع کے صدر مولوی محمد صاحب جوناگڈھی ہونگے۔ کیا مولوی محمد صاحب اس اجتماع پر روشنی ڈالیں گے؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

محض ہیولانہ تخیل سے شاد و داستہ اختیار کر کے ایک تنظیمی فرقہ قائم کیا ۔"

(رسالہ خطبہ امارت صفحہ ۱۶-۱۷)

اہلحدیث نہ لاہور میں کوئی فرقہ ثنائیہ قائم ہوا نہ کمیرپور میں کوئی تنظیمی فرقہ بنا۔ کیونکہ ان دونوں کی طرف سے تصریحاً شائع ہو چکا ہے کہ جس طرح حالت سفر میں چند مسافر ایک شخص کو اپنا امیر بنا کر سفر کرتے ہیں اسی طرح ہم چند آدمی ایک شخص کو سردار یا امیر بنا کر کام کریں گے۔

یہ دونوں جماعتیں نہ کسی کو خارج از ملت کہتی ہیں نہ کسی کو اپنے اندر آنے کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ نہ ان کا فتوےٰ ہے کہ جو زکوٰۃ یا خیرات ہمارے توسط سے نہ دی جائے گی وہ قبول ہی نہ ہوگی۔ نہ ان کا اعلان ہے کہ وعظ و نصیحت کرنیوالے ہماری اجازت بغیر کریں گے تو جائز ہی نہ ہوگی۔

یہ سب امور مولوی عبدالوہاب دہلوی متوفی کی امامت میں داخل ہو کر فرقہ امامیہ کی علیحدگی کا موجب بنے ہیں۔ چنانچہ امارتی خطبہ کے صفحات ۸-۹ سے ظاہر ہے کہ بغیر اجازت امام کے کوئی کام جائز نہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"یاد رہے کہ ہر کس و ناکس ملا مولوی انجمن و کانفرنس آل انڈیا و دیگر اہل حدیث اور دیگر مدارس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر ماتحتی امام وقت کے وعظ و درس کہے یا فتوےٰ دے۔ مسئلہ بتائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے۔ چنانچہ فرمان نبوی ہے۔ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ۔

(ابوداؤد)" (رسالہ مذکور صفحہ ۸)

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دیکھئے کہ بغیر ماتحتی امیر جدید صاحبزادہ عبدالستار صاحب کے آخرت میں نجات ہی نہیں مل سکتی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ :-

" جلدی سے جلدی امام (عبدالستار ولد مولوی عبدالوہاب) کی ماتحتی میں اپنے نفس امارہ اور دولت قارون پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہو کر قرآن حدیث کے عامل ہو جائیے ورنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے اور مباحثے و جنگ و جدال پر میدان حشر میں آپ کو کفِ افسوس مل کر ہیہات کہتے ہوئے بے فائدہ رونا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمراہی ان ملا مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کر دیا جائے اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۔" (صفحہ ۹)

باانصاف ناظرین! غور فرمائیں۔ کیا یہ وہی آواز نہیں جو قادیان سے پہلے ہی اٹھی تھی اور اب بھی اٹھتی ہے کہ بغیر ہماری اطاعت کے نجات ہی نہیں۔ بالکل دونوں آوازیں ایک جیسی ہیں۔ یہی آواز ہے جس نے قادیانی جماعت کو فرقہ مرزائیہ کے اسم سے موسوم کیا۔ یہی ایک آواز ہے جس سے دہلی کے یہ چند افراد فرقہ امامیہ کے اسم سے موسوم ہونے کے مستحق ہیں۔

اللہ اکبر! کس قدر جرأت ان دونوں گروہوں نے کی ہے۔ قادیان کا صاحبزادہ میاں محمود لکھتا ہے کہ بغیر نبوت مرزا تسلیم کرنے کے نجات نہیں۔ دہلی کا صاحبزادہ کہتا ہے کہ بغیر تسلیم میری امارت کے نجات نہیں۔ تشابہت قلوبہم۔ ان دونوں گروہوں کی راہ نجات یہ ہے کہ بقول قادیان کلمۂ اسلام کے ساتھ مرزا رسول اللہ کہو۔ یعنی

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و مرزا جری اللہ فی حلل الانبیاء۔

(انوار خلافت)

اسی طرح دہلوی صاحبزادہ بھی کلمۂ اسلام کو نجات کے لئے کافی نہیں جانتا۔ جب تک لوگ یہ اعتقاد نہ رکھیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ عبدالستار خلیفۃ اللہ

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۔

تنقیح پس ہمارا اور آپ کا مبحث مقرر ہو گیا۔ کہ آپ کی امارت تسلیم کئے بغیر نجات نہیں۔ اس کا ثبوت ادلہ شرعیہ سے آپ نے دینا ہوگا۔

امارت اور کانفرنس جدید امیر صاحب نے خطبہ امارتی میں اہل حدیث کانفرنس پر بھی چھینٹا ڈالا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"چونکہ مولانا (عبدالوہاب) مرحوم علیہ الرحمۃ طمع نفسانی سے کوسوں دور تھے اور ان کو دنیادار مالداروں اور شیخ صاحبان کی خوشامد ہرگز ملحوظ نظر نہ تھی کما مرّ اس لئے آپ کو اظہار حق بلاخوف لومۃ لائم یا حق گوئی سے ان کا قول اثر انداز نہ ہو سکتا تھا تو الحق مُرٌّ مشہور مقولہ کے مطابق بعض مالدار آپ سے رنجیدہ خاطر تھے جن کے دست نگر اور پروردہ ایک طائفہ علماء کا تھا وہ طائفہ اپنے پشت پناہ متمولین کو لے کر مخالف ہو گیا اور کہا کہ بلا حکومت و سیاست دنیاوی کے امام نہیں ہو سکتا۔ امام کے لئے قرشیت و حکومت شرط ہے وغیرہ۔ جس نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ تیار کی اور ۱۳۲۶ھ میں ایک کانفرنس آل انڈیا اہل حدیث کے نام سے غلط اور ناجائز بنیاد ڈالی۔ کیونکہ اس کی بنیاد اصول فرنگ یعنی حکومت برطانیہ انگریزی کی عین روش پر تھی اور اصول اسلام کے خلاف۔ کیونکہ اس کی بنیاد بماتحتی امام وقت نہ تھی۔" (صفحہ ۱۵)

اہلحدیث اب ہمیں فیصلے کی امید ہو گئی۔ لہٰذا ہم

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان: عربی زبان میں (۱۲۳) صرف پارہ اول کی جدید تفسیر - از مولانا ابوالوفا ثناء اللہ - قیمت ۱۲ر (علاوہ محصول)

واقعات گذشتہ صاحبزادہ صاحب اور پبلک کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب نے جو کچھ کہا وہ ان کی اپنی تحریر کے علاوہ بحکم مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ؕ سب کچھ خدا کے ہاں لکھا گیا اور وقت پر سامنے رکھ کر کہا جائیگا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ؕ

واقعات صاحبزادہ صاحب کو اگر بوجہ خرد سالی ہمارے پیش کردہ واقعات کا علم نہ ہو تو بڑی عمر کے لوگوں سے پوچھ لیں۔

کچھ شک نہیں کہ جب اہل حدیث کانفرنس جب دہلی پہنچا تو مولوی عبدالوہاب صاحب اور شیخ عبداللہ صاحب نے ان کی موافقت میں کانفرنس کے اغراض و مقاصد سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور مولوی صاحب موصوف کی اجازت سے شیخ صاحب نے ایک خاص رقم چندہ میں دی۔ اس کے بعد مولوی عبدالوہاب صاحب کانفرنس کی بنیادی مجلس شوریٰ میں شریک ہوتے رہے اور سالانہ جلسوں میں باتحتی صدر جلسہ تقریریں کرتے رہے۔ امرتسر، پشاور، کلکتہ، مدراس، علیگڈھ وغیرہ مقامات کے جلسوں میں بماتحت زیر حکم صدارت تقریریں کرتے رہے۔ مگر آپ کو صدر جلسہ بنائے جانے یا بننے کا بھی کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ یہ واقعات ایسے صحیح ہیں کہ دہلی اور ان مقامات کے رہنے والے اور شرکاء جلسہ سب شہادت دے سکتے ہیں۔ نیز ان جلسوں کے پروگرام بھی ہماری تائید میں ناطق ہیں۔ ان واقعات سے مندرجہ ذیل نتائج صاف ماخوذ ہو سکتے ہیں۔

(۱) اہل حدیث کانفرنس کسی شیخ کی شیخی سے نہیں بنی تھی۔

(۲) اہل حدیث کانفرنس مولوی عبدالوہاب کی مخالفت میں نہ بنی تھی۔

(۳) اہل حدیث کانفرنس بطریق کافرین نہ بنی تھی۔ بلکہ بطریق مومنین شورے سے بنی تھی۔

(۴) مولوی عبدالوہاب رکن شورےٰ کانفرنس تھے نہ کہ امام یا امیر۔

(۵) مولوی عبدالوہاب مدعی امامت دہلی، صدر جلسہ کانفرنس کی اجازت کے ماتحت تقریر فرمایا کرتے تھے۔ جہاں روکنا ہوتا رک جاتے تھے۔

ان سارے نتائج صحیحہ سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ مولوی عبدالوہاب مرحوم اہل حدیث کانفرنس کو جماعت مسنونہ جانتے تھے۔ نہ صرف اسکے فیصلوں کو تسلیم کرتے تھے بلکہ جلسہ عام میں صدر جلسہ کے ماتحت بیٹھتے تھے۔

ناظرین کرام! ان واقعات صحیحہ کو سامنے رکھکر صاحبزادہ صاحب کا یہ قول (بقول چھوٹا منہ بڑی بات) ملاحظہ ہو۔

> کانفرنس اہل حدیث کی بنیاد اصول اسلام کے خلاف تھی۔ کیونکہ اس کی بنیاد بماتحتی امام وقت نہ تھی ؛ (اہل حدیث ...)

کون امام وقت ؟ جو خود رکن مجلس اور ماتحت صدر ہوتے تھے۔ ہم اگر صاحبزادہ صاحب پر حسن ظن کریں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ شائد آپ ان دنوں پیدا بھی نہ ہوئے ہونگے۔ اور اگر پیدا ہو چکے ہونگے تو دودھ پیتے ہونگے۔ ورنہ دن دہاڑے اتنی غلط بیانی نہ کرتے۔ اس لئے آپ پر تو کچھ تعجب نہیں۔ اگر تعجب ہے تو ان لوگوں پر جو ان واقعات کو بچشم خود دیکھ چکے تھے پھر باوجود آپ سے میل جول رکھنے کے بلکہ آپ کی جماعت کے ارکان ہونے کے آپ کے امارتی خطبہ کو غلط بیانی سے پاک نہ کر سکے۔

حضرات کرام! ہم تو صاحبزادہ عبدالستار صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے مسئلہ متنازعہ کی تعیین کر دی۔ یعنی صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ بغیر ان کی اطاعت کے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ (وَإِنْ صَلَّىٰ وَصَامَ وَزَعَمَ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ)

پس اس دعوے کا ثبوت ادلہ شرعیہ سے پیش کریں۔ ہم سننے کو تیار ہیں۔

تنبیہ آج کل ہندوستان کے ہر صوبے میں مسئلہ امارت نمودار ہو رہا ہے۔ شائد کسی آئندہ زمانے کے لئے راستہ صاف ہو رہا ہو۔ ہر جگہ کے چند لوگ ایک آدمی کو اپنا امیر بنا کر حضرت امیر یا امیر شریعت کا اعلان کر دیتے ہیں۔ امرتسر، لاہور وغیرہ مقامات سے بھی یہ آواز اٹھی تھی۔ جو عرصہ تک مومنین کے لئے موجب پریشانی رہی۔ آخرکار اس آواز کے حامیوں میں سے خدا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے صاف صاف لکھ دیا کہ یہ امارت مثل امارت سفر کے ہے۔ یعنی جو اس امیر کو مانے اس پر امیر کا حکم نافذ ہوگا نہ ماننے والوں پر نافذ نہیں ہو سکتا اس سے کوئی منع نہیں کرتا نہ کر سکتا ہے۔

اسی کی ذیل میں ہر خاندان اپنے میں کسی کو امیر بنالے تو کوئی منع نہیں کر سکتا۔ مگر اس کا نتیجہ یہ نہیں ہو سکتا کہ

جو اس امام کو امام نہ مانے نہ اسکی عبادات قبول ہونگی نہ صدقات نہ ان کا نماز روزہ قبول ہوگا، نہ حج و زکوٰۃ۔

بلکہ بقول جدید امام (مولوی عبدالستار) دہلوی نہ اس کی نجات ہوگی ؛

تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ؕ

نوٹ ہمارے جواب میں اگر کوئی تحریر نکلی تو ہم اس تحریر پر توجہ کریں گے۔ جس میں ہمارے پیش کردہ واقعات و دلائل پر توجہ ہوگی۔ جو تحریر ایسی نہ ہوگی ہم اس پر توجہ کرنا اس شعر کے ماتحت جانیں گے۔ ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

ahmadimuslim.de

تب پرمیشور ہی میں لے ہوگا انیہ میں نہیں۔ سو یہ آدی سرشٹی (کائناتِ اولین) ہے کیونکہ پہلے نہیں تھی اور پھر اُتپن بھئی (پیدا ہوئی) اس سے اس سرشٹی کے آدی (آغاز والی) ہونے سے ساوک (آغاز والی) کہلاتی ہے...... اور ویدانت میں پرکرتی آدکوں (مادہ وغیرہ) کی اتپتی (پیدائش) لکھی ہے اور پرکرتی کا لے بھی پرمیشور میں ہوتا ہے۔"

(۱۱) ایضاً سملاس ۹ صفحہ ۲۹۶ میں لکھا ہے کہ:۔

(پرشن)۔ وہ مکتی پراپت (یافتہ) جیو سدا بنا رہتا ہے وا (یا) کبھی وہ بھی نشٹ (فنا) ہو جاتا ہے؟"

"اُتر (جواب) اس کا یہ وچار ہے کہ پرمیشور نے جب سرشٹی رچی ہے کہ جب سنسار کا اتینت پرلے (قیامت کبریٰ) (فنا) ہوگا۔ تب بھی وہ مکت جیو آنند میں رہیں گے اور جب اتینت پرلے (قیامت کبریٰ) ہوگا تب کوئی نہ رہے گا۔ برہم کا سامرتھیہ روپ (قدرت) اور ایک پرمیشور کے بنا۔ سو اتینت پرلے تب ہوگا کہ جب سب جیو مکت ہو جائینگے بیچ میں نہیں۔"

یعنی قیامت کبریٰ میں سب ارواح بھی فنا ہو جاویں گے صرف ایک پرمیشور ہی اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ باقی رہ جاوے گا۔

(۱۲) ایضاً سملاس ۱۱ صفحہ ۳۹۵ پر لکھا ہے کہ:۔

"یہ بات اُن (برہم سماج والوں) کی وچار سے ورودھ (خلاف عقل) ہے کیونکہ جو نت نت (ہمیشہ ہمیشہ) نئی سرشٹی ایشور کرتا تو سورج چندر۔ پرتھوی آدک پدارتھوں کی بھی سرشٹی نئی نئی دیکھنے میں آتی جیسے پرتھوی آدک (زمین وغیرہ) کی سرشٹی نئی نئی دیکھنے میں نہیں آتی ایسے جیو (روح) کی سرشٹی (پیدائش) بھی ایشور نے ایک ہی بار کی ہے۔"

یعنی سب ارواح کی پیدائش ایک ہی بار ہوئی ہے نہ کہ بار بار۔

(۱۳) ایضاً سملاس ۳ صفحہ ۸۳ و ۸۴ پر لکھا ہے کہ:۔

"ان پانچ (یوگ۔ میمانسا۔ سانکھ۔ نیائے۔ ویشیشک) شاستروں کا مہا پرلے (قیامت صغریٰ) تک ویاکھیان ہے جس میں کہ ستھول بھوتوں (عناصر کثیف) کا ناش ہوتا ہے اور سوکشم (لطیف) کا نہیں۔ پھر اسی سوکشم بھوتوں (عناصر لطیف) سے جیسی اتپتی (پیدائش) ستھول کی ہوتی ہے اور جس پرکار سے پرلے ہوتا ہے وہ بات سب لکھی ہے مہا پرلے (قیامت صغریٰ) تک پرمانو اور پرکرتی آدک سوکشم بھوت (عناصرِ لطیفہ) بنے رہتے ہیں۔ اُن کا لے (فنا) نہیں ہوتا۔ پھر کاریہ (معلول) اور پرم کارن (علت اولیٰ) کا وچار ویدانت شاستر میں کیا۔ کہ سب پرکرتی آدک بھوتوں (مادہ وغیرہ عناصر) کا ایک ادوتی (وحدہٗ لاشریک) انادی (ازلی) پرمیشور ہی کارن (علت) ہے اور پرمیشور سے بھن (علاوہ اشیاء) سب کاریہ (معلول) ہیں کیونکہ پرمیشور ہی نے سب پرکرتی آدک سوکشم بھوت (مادہ وغیرہ لطیف عناصر) رچے (پیدا کئے) ہیں۔ سو پرمیشور کے سامنے تو سنسار (دنیا) سب آدی (آغاز والا) ہے اور انیہ جیووں کے سامنے انادی پرمانو۔ پرکرتی آدک بھوت (وغیرہ عناصر) بھی انتیہ (حادث) ہیں کیونکہ پرمانو اور پرکرتی ان کا گیان (علم) انومان (قیاس) سے ہوتا ہے دیا ناش (فنا) بھی انومان سے ہم لوگ جان سکتے ہیں۔ پرمیشور تو سب جگت کا رچنے والا ہے۔ انیہ (دیگر) برہما آدک دیو اور سب منشیہ (انسان) شلپی (بڑھئی) ہیں کیونکہ نویں پدارتھ رچنے (کسی شے کو از سر نو پیدا کرنے) کا کسی کا سامرتھیہ (قدرت) نہیں ہے بنا پرمیشور کے جگت کا رچنے والا کوئی نہیں ہے۔" (بلفظہٖ)

سوامی جی نے یہاں پرمانوؤں اور پرکرتی کو بھی انتیہ حادث اور فانی صاف لکھا ہے۔

یہ تھا سوامی جی کا صحیح عقیدہ حدوث مادہ و ارواح کے بارہ میں نہ کہ قدامت جیسا کہ موجودہ جعلی ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے جو سوامی جی کی وفات کے ایک برس بعد شائع ہونے سے صریح طور پر مشکوک اور مشتبہ ہے۔

اب ذرا فلاسفی کے درشنوں کا عقیدہ بھی ملاحظہ ہو۔

(۱۴) سانکھ درشن ادھیائے ۱ سوتر ۷۶ و ۷۷ میں لکھا ہے کہ:۔

"परिच्छिन्नं न सर्वोपादानम्।
तदुत्पत्ति श्रुतेश्च"

ترجمہ (آریہ سماجی سوامی درشنانند جی) "سب جگت کا اُپادان کارن (علت مادی) محدود نہیں ہو سکتا کیونکہ محدود چیزوں کی پیدائش شاستر اور انومان (قیاس) سے ثابت ہوتی ہے۔ جس کی پیدائش ہوگی اُس کا ناش بھی ہوگا۔"

یعنی محدود المقام شے حادث اور فانی بھی ہے یہ ایک کلیہ ہے جو سانکھیہ درشن خود بقول کپل آچاریہ وید کا عقیدہ ہے۔ اور سوامی دیانند جی بھی ہر محدود شے کی جملہ صفات خواص اور اعمال محدود مانتے ہیں۔ پس مادہ و ارواح محدود المقام ہونے کی وجہ سے بحکم سانکھیہ درشن ۱-۷۶ و ۷۷ حادث (پیدا شدہ) اور فانی ہیں نہ کہ قدیم و ابدی۔

(۱۵) ویدانت درشن ۲-۱-۲۴ میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"उप संहार दर्शनान्नेति चेन्न क्षीरवद्धि"

ترجمہ (از آریہ سماجی پنڈت آریہ منی جی) کرتا مات (ہر ایک بنانے والے) کے پاس سامگری دیکھے جانے سے برہم جگت کا کارن (علت فاعلی) نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے پاس کوئی سامگری نہیں۔ یہ کتھن اس لئے ٹھیک نہیں کہ جیسے دودھ بنا کسی سامگری کے سبھاوشیش سے ہی دہی بن جاتا ہے اسی پرکار برہم بھی سبھاوشیش سے جگت کا کارن (خالق) ہو سکتا ہے۔" (بلفظہٖ)

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر سوامی دیانند جی لکھتے ہیں کہ:۔

"اور پرمانو (جزو لایتجزیٰ) اُس کو کہتے ہیں کہ

جس کا وبھاگ (ٹکڑا) پھر کبھی نہ ہو سکے۔ پرنتو (لیکن) یہ بات کیوں ایک دیشی (صرف یکطرفہ) ہے۔ اُس کا بھی گیان (علم) سے وبھاگ (ٹکڑا) ہو سکتا ہے۔ جس کی پردھی (محیط) اور ویاس (قطر) بن سکتا ہے اُس کا بھی ٹکڑا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ جب پرنیت (تک) وہ ایک رس (نفی) نہ ہو جائے، تب پرنیت (تک) گیان سے برابر کٹتا ہی چلا جائے گا۔" (بلفظہ)

(۱۶) اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۹۰۸ء سملاس ۸ صفحہ ۲۳۴ پر سوامی جی پرمانوؤں کو قابل تقسیم مانتے ہیں۔ مثلاً

"جیسے ترسرینو کے آگے سنیوگ وادیوگ (اتصال یا انفصال) بدھی سے ہم لوگ جانتے اور کرتے ہیں ویسے ہی پرمانو کا ویوگ (انفصال یا تقسیم) بھی بدھی سے کر سکتے ہیں اور ایشور کی وبھوتا (غیر محدودیت) بھی گیان سے جان سکتے ہیں کیونکہ پرمیشور وبھو (غیر محدودیت) نہ ہوتا تو پرمانو کا رچن۔ سیوگ ویوگ (پیدائش ملاپ۔ تقسیم) اور دھارن بھی نہ کر سکتے۔"

(۱۷) سانکھیہ درشن ۱-۶۱ میں پرکرتی کو ستو۔ رج اور تم کا مجموعہ مانا ہے اور رشی دیانند سرسوتی جی کی زبانی نقلی ستیارتھ پرکاش سملاس ۸ صفحہ ۲۷۳ پر بھی پرکرتی کی تعریف یوں لکھی ہے :-

"ستو) پاکیزگی (رج) میانہ پن (تمس) جڑتا ان تینوں چیزوں کے ملنے سے جو مجموعہ بنا ہے اُس کا نام پرکرتی (مادہ) ہے۔"

ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ جو شے دو یا دو سے زیادہ اجزاء کا مرکب اور مجموعہ ہوتی ہے وہ معلول۔ کاریہ اور حادث ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ اُس کے اجزاء کسی خاص وقت ملائے جا کر اُسے بناتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک مرکب اور معلول شے پیدا شدہ اور حادث ہوا کرتی ہے۔ پس پرکرتی بھی ستو۔ رج۔ تم تین چیزوں کا مجموعہ اور مرکب اور معلول ہونے سے کاریہ اور حادث ہے نہ کہ قدیم

(۱۸) سانکھیہ درشن ادھیائے ۵ سوتر ۸۷ و ۸۸ میں بھی پرمانوؤں کو قابل تقسیم اور اسی لئے انتیہ حادث مانا ہے۔

नाणु नित्यता तत्का-
र्यत्व श्रुतेः ॥ ८७
न निर्भागत्वं कार्य्यत्वात् ॥ ८८

ترجمہ۔ پرمانو نتیہ یعنی قدیم نہیں ہے کیونکہ شرتی (وید) سے پرمانو کا کاریہ۔ معلول ہونا ثابت ہے ۸۷۔ اور کاریہ معلول ہونے سے وہ نا قابل تقسیم بھی نہیں مانا جا سکتا ۸۸۔

(۱۹) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر بھی سوامی دیانند جی پرمانوؤں کو قابل تقسیم لکھتے اور مانتے ہیں۔

"اور پرمانوؤں کو کہتے ہیں کہ جس کا وبھاگ (تقسیم) پھر کبھی نہ ہو سکے۔ پرنتو یہ بات کیوں ایک دیشی (یکطرفہ یعنی غلط) ہے جس کی پردھی (محیط) اور ویاس (قطر) بن سکتا ہے۔ اُس کا بھی گیان سے وبھاگ ہو سکتا ہے۔ اُس کا بھی ٹکڑا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ جب پرنیت وہ ایک رس نہ ہو جائے۔ تب پرنیت گیان سے برابر کٹتا ہی چلا جائے گا۔"

(۲۰) نیائے درشن اور ستیارتھ پرکاش میں روح کے اوصاف راحت، رنج، رغبت، نفرت، علم اور حرکت لکھے ہیں جو سب کے سب حادث اور فانی ہیں۔ لہذا ان حادث اوصاف کا موصوف بھی حادث ہوا۔ یہ ظاہر ہے کہ راحت اور رنج۔ رغبت اور نفرت باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں اور نہ ہی ہمیشہ کسی کو راحت رہتی ہے اور نہ ہمیشہ رنج رہتا ہے۔ نہ ہمیشہ رغبت ہوتی ہے نہ نفرت۔ لہذا جیو کی یہ سبھی صفات حادث ہونے سے جیو بھی حادث اور فانی ہے نہ کہ قدیم۔ بعض آریہ سماجی یہ عذر لنگ پیش کیا کرتے ہیں کہ اگرچہ پانچ صفات جیو کی حادث ہیں لیکن وہ عارضی اور نیمتیک ہیں۔ روح کی طبعی صفت علم ہے جو نتیہ اور قدیم ہے۔ اس عذر کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک عارضی صفت کسی دوسری شے کی طبعی صفت ہوا کرتی ہے۔ مثلاً ہوا کی عارضی صفت خنکی یا گرمی، پانی اور آگ کی طبعی صفات ہیں۔ کیونکہ بقول ویشیشک درشن کوئی صفت بلا موصوف نہیں رہ سکتی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر راحت، رنج، رغبت، نفرت اور حرکت روح کی طبعی صفات نہیں ہیں تو کس کی طبعی صفات ہیں؟ چونکہ آریہ سماج صرف تین ہستیوں کو ازلی مانتا ہے۔ اس لئے ضروری اور لازمی طور پر ان راحت، رنج، رغبت، نفرت، حرکت پانچ صفات کو یا تو ایشور کی طبعی صفات ماننا ہوگا یا پرکرتی کی۔ اور ہر ایک عقلمند بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ خدا رنج، نفرت حرکت وغیرہ صفات کا موصوف نہیں ہو سکتا۔ اور جڑ یعنی غیر مدرک ہونے کی وجہ سے پرکرتی بھی راحت، رنج، رغبت، نفرت وغیرہ اوصاف سے متصف نہیں ہو سکتی۔ اور روح، مادہ اور خدا کے علاوہ کسی چوتھی شے کو آریہ سماج قدیم نہیں مانتی۔ جس کی صفات راحت، رنج وغیرہ مانی جاویں۔ لہذا ثابت ہوا کہ راحت، رنج، رغبت، نفرت، علم اور حرکت وغیرہ صفات کا موصوف اور متحمل جیو یعنی روح ہی ہے نہ کہ ایشور یا پرکرتی اور ان سب صفات کے حادث ہونے کی وجہ سے ان کا موصوف جیو۔ روح بھی حادث ہے نہ کہ ازلی اور قدیم۔ جو آریہ سماجی روح کی صفت علم کو نتیہ مانتے ہیں وہ موجودہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۷ دفعہ ۴۷، صفحہ ۲۲۳ کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھیں۔

"کیونکہ جس طرح جیو گہری نیند اور "پرلے" (قیامت) میں علم سے خالی ہو جاتے ہیں۔ اسطرح پرمیشور نہیں ہوتا ہے۔ اُس (پرمیشور) کا علم جاودانی ہے۔" (بلفظہ)

جس سے صاف ثابت ہے کہ روح کی صفت علم جاودانی نہیں ہے۔ (باقی)

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۷۷)

گذشتہ پرچے میں امرتسری نیچری معاصر کی عبارت نقل ہوئی ہے۔ جس میں انکار شفاعت کھلے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ آج اس کا جواب بغور سنئے!

برہان | ہمارا بلکہ ہر مومن کا یہ اصل الاصول ہے کہ جو بات نص قرآن میں مذکور ہو اس کی تردید جائز نہیں نہ ایسا کرنا کسی مومن بالقرآن کا کام ہو سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں مسئلہ شفاعت جس خوبی سے قرآن شریف میں مذکور ہوا ہے۔ اگر اس میں کوئی پیچ نہ لگایا جائے تو بالکل صاف اور قابل قبول ہے۔ ہم نص قرآنی پیش کرکے پبلک کو اور ملائکہ کو اور خدا کو دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ منکرین حدیث، حدیث نبوی سے تو کھلے لفظوں میں منکر ہیں۔ قرآن شریف کو بھی اپنی مرضی کے تحت مانتے ہیں۔ خدا کرے ہمارے مخاطب ہماری پیش کردہ آیت کو بلا چون وچرا مان کر ہمارا بیان غلط ثابت کردیں۔ سنئے!

ارشاد خداوندی ہے:۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا

(طٰہٰ پ ۱۶ ع ۶)

ترجمہ کرنے سے پہلے آیت موصوفہ کی ترکیب مقدم ہے لا تنفع فعل، الشفاعۃ فاعل، الا حرف استثنا، من موصول، مستثنیٰ من المحذوف۔ تقدیر عبارت یہ ہے لا تنفع الشفاعۃ احداً الا من اذن له الرحمان۔ لهٗ ظرف متعلق اَذِنَ کے ہے۔ پس ترجمہ یہ ہوا۔

دار آخرت میں کسی ایک کو بھی سفارش فائدہ نہ دیگی مگر اس کو ضرور فائدہ دیگی جس کیلئے خدائے رحمٰن اجازت دیگا۔

اس آیت نے صاف بتادیا کہ شفاعت سے نفع ہوگا اور ضرور ہوگا لیکن باذن اللہ۔ یہی معنے ہیں ان آیات کے جن کو ہمارے مخاطب نے بغیر غور وتدبر کے نقل کردیا ہے۔

"بلاشبہ شفاعت کا مالک اللہ ہے"

پس آپ کا یہ کہنا

"جن کا اللہ پر بھروسہ ہے ان کے لئے اللہ کی رحمت ہی شفیع ہے"

بالکل صحیح ہے لیکن اللہ کی رحمت کا ظہور بصورت شفاعت اسی طرح ہوگا جو پیش کردہ آیت میں مذکور ہے۔ آپ کا دوسرا فقرہ

جن کا نبیوں پر بھروسہ ہے وہ انہی کو شفیع سمجھنا چاہتے ہیں تو سمجھیں۔

بظاہر غلط ہے۔ ہاں اس میں تھوڑی سی ترمیم کردی جائے تو صحیح ہو سکتا ہے۔ وہ ترمیم یوں ہے۔

جو نبیوں کو "باذن خدا" شفیع سمجھنا چاہتے ہیں وہ سمجھیں۔

اتنی ترمیم ہونے سے قرآن مجید کے موافق اور ہمارے قابل قبول ہو سکتا ہے۔ اللہ الموفق

قادیانی آواز | مرزا صاحب قادیانی نے اس رکوع کی ایک آیت پر قبضہ کرنا چاہا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت سے فرقے ہو جائینگے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔" (اربعین ۳ ص ۳۲)

برہان | مرزا صاحب کی اس ابراہیم سے مراد ذات خاص ہے۔ چنانچہ ان کا ایک شعر ہے ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

(درثمین)

پس مطلب صاف ہے کہ اس آیت میں (بقول مرزا صاحب) موصوف کی طرف اشارہ ہے چونکہ ابراہیمی عہدہ منصب جلیل ہے اس کے لئے ثبوت بھی ہونا چاہئے۔ لہٰذا مرزا صاحب نے اس کے ثبوت میں چند الہامات لکھے ہیں جن میں سے بین الدلالت یہ ہے

نحییک حیوۃ طیبۃ ثمانین حولا او قریبا من ذلک۔ (حوالہ مذکور صفحہ مذکور)

یعنی ہم (خدا) تجھے (مرزا کو) ایک پاک اور آرام کی زندگی عنائت کریں گے۔ اسی برس یا اس کے قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ۔ (حوالہ مذکور)

یہ الہام ایک بین ثبوت مرزا صاحب نے اپنی ابراہیمی صفت اور منصب کیلئے دیا ہے۔ لہٰذا اسے دیکھنا ہمارا حق ہے کہ صادق ہوا یا نہیں۔ اس تحقیق کے لئے ہم کسی بیرونی شہادت کی طرف نہیں جاتے بلکہ باتباع سنت یوسفی خاندان ہی کے ایک گواہ بلکہ خود مدعی کو بھی گواہ پیش کرتے ہیں جو بقول

مدعی؛ لاکھ پہ بھاری ہے شہادت تیری

سب سے زیادہ معتبر ہے۔ ان دو گواہوں سے مراد ایک خود مرزا صاحب مدعی ہیں۔ دوسرے خنافی المرزا حکیم نور الدین خلیفہ اول قادیان ہیں۔ ان دونوں کا بیان متفق ہے۔ حکیم نور الدین صاحب نے باعتبار کتاب البریہ مصنفہ مرزا صاحب، موصوف کی عمر ۱۹۰۸ء میں (جو سنہ انتقال مرزا ہے) انہتر[۶۹] سال لکھی ہے۔ ملاحظہ کتاب نور الدین (بجواب ترک اسلام دھرمپال) ص ۱۷۰ مطبوعہ فروری ۱۹۰۴ء

ناظرین کرام! | مرزا صاحب کے الہام سے ابراہیمیت کا ثبوت جیسا کچھ ہوتا ہے آپ اسی ایک الہام سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہاں اسی یا دو چار کم یا زیادہ۔ کہاں ستر سے بھی کم۔ پھر دعوئے ابراہیمی منصب کا۔

لطیفہ | ہماری تحقیق یہ ہے کہ (حسب تحریرات مرزا صاحب) موصوف کی کل عمر گیارہ" سال ہوتی ہے۔ اس لطیفہ سے

(۳۹۹)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۰)

گذشتہ پرچہ میں مولوی نعیم الدین کی عبارت متعلق تصرفات انبیاء و اولیاء درج ہوئی تھی۔ آج اس کا بقیہ درج ہے۔ اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی ہے۔ (مدیر)

"دسویں آیت پھر ان کی قسم جو جھڑک کر چلائیں۔ ابر لانا لے جانا تصرف ہے تقویۃ الایمان والا کس کس تصرف کا انکار کریگا۔ گیارھویں آیت قسم ان فرشتوں کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور ان کی جو نرمی سے بند کھولیں اور ان کی جو آسانی سے پیریں پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں پھر کام کی تدبیریں کریں۔ کہئے یہ عالم میں تصرف ہوا یا کچھ اور۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے ترجمہ یہ لکھا ہے کہ ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ کر کے مولوی اشرف علی بھی تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہوئے کہ انہوں نے ملائکہ کو مدبر اور عالم میں متصرف مانا۔ اہل اسلام غور فرمائیں کہ صاحب تقویۃ الایمان کا تصرف بعطائے الہٰی کو شرک قرار دینا قرآن پاک کی صریح مخالفت ہے اور اس سے بکثرت آیات اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا انکار لازم آتا ہے۔"

اقول۔ مولوی نعیم الدین کی عقل ضد کے پردے میں مغلوب ہو رہی ہے کہ حق نہیں سوجھتا۔ ناظرین اہل انصاف غور فرمائیں کہ جو آیات معجزات انبیاء علیہم السلام کو حیات عالم دنیا میں عطا ہوئے یا جن امور کا علم و تصرف ملائکہ کو نظام عالم کے لئے سپرد ہوا اس سے زائد پر ذرہ بھر ان کو اختیار حاصل نہیں۔ اس پر قیاس باطل مردود کر کے مولوی نعیم الدین انبیاء و اولیاء کو غائبانہ حاضر و ناظر متصرف و تا درجان کر ان سے حل مشکلات و مرادات بر لانے کی توقع پر ندائیں فریادیں ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی ایک دلیل بھی قرآن و حدیث کی صراحۃً ہوتی تو وہ اس قیاس بیہودہ کو کیونکر اختیار کرتے حالانکہ دربارہ مسائل عقیدہ ایمان و شرک جس میں تمام دنیا کے مسلمانان اہل عالم کے مسلمات سے دلیل قطعی الثبوت قطعی الدلالت لازم ہوتی ہے۔ چنانچہ خود مولوی نعیم الدین کے مسلمہ مقتدا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی منیر العین فی تقبیل الابہامین حسینی پریس بریلی کے صہ۳۱ میں لکھتے ہیں۔ "احاد اگرچہ کیسے ہی قوت سند و نہایت صحت پر ہوں ان کے معاملہ میں کام نہیں دیتیں یہ اصول عقائد اسلامیہ ہیں جن میں قوی دلیل درکار ہے"۔ علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں۔

خبر الواحد علی تقدیر اشتمالہ علی جمیع الشرائط المذکورۃ فی اصول الفقہ لا یفید الا الظن ولا عبرۃ بالظن فی باب الاعتقادات۔ حدیث احاد اگرچہ تمام شرائط صحت کی جامع ہو ظن ہی کا فائدہ دیتی ہے اور معاملہ اعتقاد میں ظنیات کا کچھ اعتبار نہیں۔ مولانا علی قاری منح الروض الازہر میں فرماتے ہیں الاحاد لا تفید الاعتماد فی الاعتقاد۔ احادیث احاد دربارہ اعتقاد ناقابل اعتماد۔

مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد نقی علی خان صاحب جواہر البیان فی اسرار الارکان حسینی پریس محلہ سوداگران بریلی کے صہ میں لکھتے ہیں:۔

"پیغمبر و صدیق اس کی بے نیازی سے خائف و ترساں برق غضب اس کی ہزار برس کی طاعت و ریاضت جلا کر خاک بناتی ہے"

ایضاً صہ۳۲ و ۳۳ میں لکھتے ہیں:۔

"مخلوقات و ممکنات سے کہ خود محتاج اور اپنی حد ذات میں ہالک ہیں دستبردار ہو کر مالک کائنات و خالق ارض و سموٰت کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو باقی و دائم ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ بندہ وہ ہے کہ مرمقصود اس ذات مطلق کے سوا دوسری چیز نہ ہو اور اس کی عظمت کے سامنے تمام عالم کو پست سمجھے سب خوبیاں اور کمالات اور تمام عیوب سے پاکی اسکے لئے سمجھے"

ایضاً صہ۳۵ میں لکھتے ہیں:۔

"ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہنوز یہ کلمہ پورا نہیں نکلتا کہ تازیانہ خوف کا دل پر مارا جاتا ہے مبادا غیب سے ندا ہو اے کاذب خوش صبح سے شام تک تیرا دل اغیار کی طرف جھکا رہتا ہے اور ہماری عبادت کا دعوے کرتا ہے بندہ وہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر ہماری طرف رجوع کرے کسی سے کام نہ رکھے جو فرمائیں بجا لائے اور جس سے روکیں باز آئے اپنی خواہش کو دخل نہ دے ہماری تقدیر پر راضی و شاکر رہے، اسی طرح استعانت ہم سے کرے یہ ہے کہ ہر مصیبت میں ہماری طرف رجوع کرے اور جو مانگے ہم سے مانگے"

ایضاً صہ۳۹ میں لکھتے ہیں:۔

"کارخانہ الہٰی میں کوئی چیز خاک سے زیادہ ذلیل و خوار نہیں رفعت و بلندی کا اقتضاء اس میں کہاں۔ مگر مالک اپنی ملک میں مختار ہے جس بندۂ خوار و ذرۂ بے مقدار کو چاہے تشریف کرامت سے مخصوص فرما کر اپنی درگاہ میں بلاوے اور بیٹھنے کی اجازت دے"

(باقی آیندہ)

تقویۃ الایمان (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا مسکت جواب بھی ساتھ درج ہے۔
قیمت صرف ۱۲ ار پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

سوانح احمدی۔ مولانا شہیدؒ کے مرشد حضرت سید احمد شہیدؒ بریلوی کی سوانح حیات مفصل قیمت

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع۱۲۲ } ایک مسجد کو توڑ کر جب نئی بنائی جاتی ہے تو عملہ پرانا اس کا فروخت کر کے اسی مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں ؟

(حکیم محمد محسن ذکریا سٹریٹ کلکتہ)

ج ع۱۲۲ } ملبہ مسجد کا اگر مسجد جدید کی عمارت میں نہیں لگ سکتا تو بیچ کر اس کی قیمت مسجد پر لگائی جائے ۔ ایسے امور کی بابت عام قانون ہے واللہ یعلم المفسد من المصلح ۔ (القرآن) نیز انما الاعمال بالنیات ۔ (الحدیث) اللہ اعلم ۔ (حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع۱۲۳ } زید کے سگے ماموں کے لڑکے کا زید کی سگی لڑکی سے نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ زید کے سوتیلے بھائی سے زید کے سگے ماموں کی لڑکی کا عقد بھی ہو گیا ہے ۔

(نمبر خریدار ۱۱۰۹۸)

ج ع۱۲۳ } دونوں رشتے جائز ہیں ۔ بقولہ تعالیٰ و احل لکم ما وراء ذلکم ۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۲۴ } اگر کسی عورت کو اس کا خاوند طلاق دیدیوے ۔ اور اس کو حیض نہ آئے ۔ اس کی عدت کتنی ہے ۔ (عبدالحق از خان پور)

ج ع۱۲۴ } بحکم قرآن مجید (عدتھن ثلاثۃ اشھر) تین ماہ عدت ہے ۔ اللہ اعلم ۔

(حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع۱۲۵ } زید اہل حدیث ہے ۔ اور اس شہر میں جس میں کہ وہ رہتا ہے ۔ مسجد اہل حدیث نہ ہونے کی وجہ سے وہ حنفیوں کی مسجد میں نماز پڑھتا ہے اور رفعیدین اور آمین بالجہر اور سینے پر ہاتھ نہیں باندھتا ۔ اس وجہ سے کہ یہ ناراض نہ ہوں ۔ کیا فساد کے ڈر کی وجہ سے ان سنتوں کے ترک کر دینے سے گناہ ہوتا ہے یا نہیں ؟

(محمد یوسف خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۴۳)

ج ع۱۲۵ } مغلوبی کی صورت میں اکابر علماء نے اخفا کرنے کی اجازت دی ہے ۔ (رحمۃ اللہ) مگر اس فکر میں رہے کہ کسی نہ کسی وقت اخفاء توڑ کر اظہار ہو ۔

س ع۱۲۶ } کیا جو امام ٹوپی سر پر رکھ کر نماز پڑھائے ۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ؟ اور امام کو اس صورت میں ثواب اتنا ہی ملتا ہے ۔ جتنا کہ دستار کے ساتھ پڑھانے سے یا کم اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ؟

(سائل مذکور)

ج ع۱۲۶ } ٹوپی پہن کر نماز پڑھانے کا ثبوت حدیثوں میں ملتا ہے ۔ ثواب کی کمی بیشی کا مجھے علم نہیں ۔

س ع۱۲۷ } زید زمین فروخت کرتا ہے اور وہ بکر کو جو اس کا حقیقی بھائی ہے ۔ کہہ لیتا ہے کہ تم زمین لے لو ۔ مگر وہ روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے انکار کر دیتا ہے ۔ پھر جب دوسرا آدمی زمین لے لیتا ہے ۔ تو بکر لوگوں کے اکسانے سے دعوے حق شفع کر دیتا ہے ۔ کیا شریعت کی رو سے ایسا حق شفع جائز ہے یا نہیں اور ایسی صورت میں بکر حق شفع کرنے سے گنہگار ہوتا ہے یا نہیں ؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۲۷ } اگر انکار کے وقت حق شفعہ چھوڑ دیا ہے پھر دعوے کرنا ناجائز اور ظلم ہے ۔

س ع۱۲۸ } کیا جو شخص امام پر تہمت لگائے ۔ اور پھر اس کے پیچھے نماز بھی پڑھے ۔ کیا اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ۔ اور تہمت لگانے والا شخص گنہگار کس درجہ کا ہے ۔

(سائل مذکور)

ج ع۱۲۸ } تہمت لگانا سخت گناہ ہے ۔ قرآن مجید میں اس پر سخت وعید ہے ۔ مگر تہمت لگانے والے کی نماز امام مذکور کے پیچھے جائز ہے ۔ امام بے گناہ ہے تو نماز میں کیا نقص ۔

س ع۱۲۹ } کیا قبر پر بیٹھ کر قرآن شریف تلاوت کر کے مردے کو ثواب پہنچانا جائز ہے یا نہیں قرآن اور حدیث کی رو سے صحیح طریقہ مردے کو ثواب پہنچانے کا کیا ہے ؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۲۹ } بعض روایات میں بوقت دفن قبر پر سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے ۔ مگر بطور ثواب رسانی کے قرآن خوانی کا ثبوت محدثین کے نزدیک نہیں ۔

س ع۱۳۰ } زید کہتا ہے کہ اہل قبور سنتے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ نہیں سنتے ۔ زید کہتا ہے کہ حدیث شریف میں جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبرستان سے گزرتے وقت السلام علیکم یا اہل القبور کہا کرو ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہماری آواز کو سنتے ہیں ۔ اگر نہیں سنتے تو پھر یہ سلام کس کو پہنچایا جاتا ہے ۔ جواب قرآن شریف اور حدیث شریف کی رو سے دیویں ۔ (سائل مذکور)

ج ع۱۳۰ } مردہ کے سننے یا نہ سننے کا حکم اس پر متفرع ہے کہ پہلے یہ معلوم ہو کہ مردہ کس کو کہتے ہیں ۔ مردہ اسی کو کہتے ہیں جس کو غسل دے کر کفن پہناتے ہیں ۔ پس جس وقت وہ لکڑی کے تختے پر پڑا ہو اس وقت اندازہ کر سکتے ہیں کہ سنتا ہے یا نہیں ۔ انک لا تسمع الموتیٰ ۔ قبروں پر سلام کہنا اپنی عبرت کے لئے ہے ۔ سننے سنانے کے لئے نہیں ۔ اللہ اعلم ۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح ۔

اس کتاب میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کی رو سے درج ہے ۔ قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب صرف تین روپے ہے ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا ۔

پتہ ۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

زیارۃ القبور ع متن عربی ۔ علامہ ابن تیمیہ (بے مثال تصنیف) (۵۰) ۸ آنہ اردو ترجمہ ۔ قیمت ۹ر ۔ (منیجر اہلحدیث)

متفرقات

معاونین اہلحدیث | اس کی توسیع اشاعت میں بدستور کوشش جاری رکھیں۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت | سابقہ پرچہ میں اس کی طویل علالت کا ذکر کیا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ اب بخار میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ آج ۲۳ تک بخار چھوٹا نہیں۔ اللھم اشفہ۔

اس کی تیمارداری کے لئے کئی مخلص احباب نے خطوط ارسال کئے ہیں۔ جن کی اس عنایت فرمائی کا مشکور ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

شمالی بنگال کانفرنس | جو کالیدھر گھاٹ ضلع رنگپور میں ۲۰-۲۱ اپریل کو منعقد ہوئی۔ باوجود اصرار اور الحاح منتظمین کے میں بوجہ علالت عطاء اللہ اس میں آخری وقت پر بھی شریک نہ ہو سکا۔ جس کا صدمہ ہے۔

ایک ضروری اعلان | جب سے لفافہ کے محصول میں کمی ہوئی ہے۔ بعض اصحاب ناواقفیت کی وجہ سے ہر لفافہ پر صرف ایک آنہ کا ٹکٹ لگا دیتے ہیں۔ وہ وزن زیادہ ہونے کی وجہ سے بیرنگ ہو جاتا ہے۔ روزانہ کئی لفافے اسی واسطے بیرنگ ہو جاتے ہیں۔ دفتر کے قانون کے مطابق بیرنگ ڈاک واپس کی جاتی ہے۔ اس لئے عام ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک آنہ کے محصول میں صرف چھ ماشہ تک لفافہ جا سکتا ہے۔ اس سے وزن زائد ہو یعنی ۲ ½ تولہ تک پانچ پیسے کا ٹکٹ لگایا کریں۔

ایک علمی اجتماع | دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے جلسہ مذاکرہ علمیہ کا دسواں سالانہ اجلاس تاریخ ۴-۵ مئی ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔ جس میں دار العلوم کے طلبہ کے علاوہ ہندوستان سے مشاہیر علماء بھی تشریف لا کر اپنے پند و نصائح سے عوام کو مستفیض فرمائیں گے۔ اور فارغ التحصیل طلباء کی دستاربندی ہوگی۔ **نوٹ:** جلسہ کی جانب سے مہمانوں کے طعام و قیام کا بھی انتظام رہیگا۔

المعلن۔ (ڈاکٹر) سید محمد فرید عفی عنہ مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے (دربھنگہ) صوبہ بہار

مضامین آمدہ | مولوی عبد الرشید نواب۔ عزیز اللہ۔ مولوی محمد شفیع۔ محمد ادریس۔

تصنیفات کتب خانہ ثنائیہ امرتسر میں

زبردست رعایت

ناظرین جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری کے حق میں اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک بددعا شائع کی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائیگا۔ جس کا نتیجہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے ستائیس سال ہو گئے ہیں۔ اور حضرت ممدوح بفضلہ تعالے ماہ اپریل ۱۹۳۵ء تک سلامت موجود ہیں چنانچہ اس فیصلہ کے نتیجہ کی خوشی میں کتب خانہ ہذا کی طرف سے ہر سال رعایت کی جاتی ہے تاکہ عوام الناس بھی اس خوشی میں شریک ہوں۔ چنانچہ حسب معمول امسال بھی یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک حسب ذیل رعایت کی جائے گی۔

تصانیف حضرت ممدوح سوائے تفاسیر اردو و عربی کے شدہ روپیہ قلمی کتب پر فی روپیہ ۲ر کمیشن

منیجر اہلحدیث امرتسر

ضرورت معلم | چند معززین اپنے بچوں کو جو مڈل پاس ہیں پرائیویٹ طور پر امتحان میٹرک کے لئے تیار کرانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ایک ایف۔ اے۔ بے۔ اے۔ وی ٹرینڈ یا تجربہ کار گریجوایٹ ٹیچر کی ضرورت ہے۔ درخواستہائے جن میں کم از کم مشاہرہ ظاہر کیا گیا ہو۔ بمعہ نقول اسناد پتہ ذیل پر بھیجی جائیں۔ دیہاتی رہائش پسند کرنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ (عبد الرزاق بلوچ ادیب فاضل احمد پور شرقیہ۔ ریاست بہاولپور)

بلاغ المبین کی ضرورت ہے | مجھ کو بلاغ المبین حصہ اول، دوم کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے مطلع کریں۔ راقم عبد الرحیم توحید منزل موضع بھموئی ڈاکخانہ تاجپور ضلع دربھنگہ۔

یادگار مرزا | کے متعلق بعض اصحاب نے اطلاع دی ہے کہ ۲۶ مئی کو ہر جگہ پُرامن جلسے کئے جائیں جن میں مرزائی مشن کے واقعات سنائے جائیں۔ خصوصاً مرزا صاحب کی طرف سے جو آخری فیصلہ کا اعلان ہوا تھا وہ عوام کو اچھی طرح ذہن نشین کرایا جائے۔ اور اس موقع ۲۴ مئی کو "اہلحدیث" کا ایک خاص نمبر بھی شائع کیا جائے جس میں صرف مرزائیت کی تردید میں ہی مضامین درج ہوں جسکو اشاعتی انجمنیں خرید کر مفت تقسیم کریں؛

اب باقی ناظرین بھی اپنی آراء سے مطلع فرما دیں تاکہ خاص نمبر کا انتظام کیا جائے۔

ضرورت مدرس | ایک دینی مدرسہ کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو قرآن شریف باترجمہ اور دینی امور سے باخبر ہو۔ مذہب اہل حدیث کا پابند ہو۔ درخواستیں پتہ ذیل پر کریں۔

شیخ جبرالدین گو جیدروازہ بنا کوٹ ڈاکخانہ ڈول ساہی بواسطہ بھدرک۔ ضلع بالیسور۔

یاد رفتگان | میری والدہ ستر سال کی عمر پاکر فوت ہو گئی انا للہ! (بابو حیدر علی کلرک رجسٹری آفس لہریا سرائے دربھنگہ) ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرھا وارحمھا۔

نیک مشورہ | ہمارے مکرم دوست مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی، سلاطین اسلامیہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ امیر معاویہ کی طرح اپنی جان کی حفاظت کیا کریں۔ مفید مشورہ ہے۔

تحفہ عرب۔ امام ابن تیمیہؒ کے رسالہ اصول الفرقان کا اردو ترجمہ ۔ قیمت ۔ (ناظم اشاعت)

ملکی مطلع

تعزیوں پر فساد

قابل توجہ حکومت

بہت مدت بعد اس دفعہ محرم کے تعزیوں پر غیر معمولی فسادات ہوئے ہیں۔ بعض جگہ تو کشت و خون تک بھی نوبت پہنچی۔ ہم بارہا عرض کر چکے ہیں کہ حکومت چاہے تو ان فسادات کو فوراً بند کر دے۔ جس کی صورت بہت آسان ہے جو جماعت یا شخص تعزیہ بنانے کی درخواست پیش کرے اس سے اس کا (ضمنی) مذہب دریافت کیا جائے کہ تو شیعہ ہے یا سنی؟ حنفی ہے یا اہل حدیث؟ جو مذہب وہ بتائے اس مذہب کے معتبر علماء کا فتوےٰ اس سے طلب کیا جائے۔ اگر اس مذہب کے معتبر علماء کا فتوےٰ نہ پیش کر سکے تو اس جماعت یا شخص کو تعزیہ نکالنے کی اجازت نہ دی جائے۔ پھر دیکھیں کون نکالتا ہے ہم جانتے ہیں کہ حکومت کہے گی کہ میں کسی کے مذہب میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

جواب یہ ہے کہ ہم نے کب عرض کیا کہ مذہب میں مداخلت کرو۔ ہم تو مذہب کی متابعت کرانا چاہتے ہیں۔ رسم تعزیہ کو مذہبی حکم بتانے والے دھوکہ دیتے ہیں۔ جس سے آئے دن ملک میں فسادات ہوتے ہیں۔ حکومت اور پولیس کو تکلیف ہوتی ہے۔ پھر کیوں نہ ان کا پردہ کھولا جائے۔

یہ تجویز مذہبی مداخلت کے لئے نہیں بلکہ مذہبی پابندی کے لئے ہے۔ امید ہے حکومت ملک کی خیر خواہی میں ہماری اس عرض پر غور کریگی ۔

کانگرس اور ہندو مسلمان

کانگرس بھی ایک عجیب جماعت ہے کہ سرفروشی میں آگے آگے ہے۔ ہندو، مسلمان ہاتھوں میں لٹھ لئے اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ہر ایک قوم یہی چاہتی ہے کہ کانگرس ہمارے موافق فیصلہ کرے۔ مسلمان (کسی کے کہنے سے یا اپنی سمجھ سے) سرسید مرحوم کی قیادت میں کانگرس کے مخالف چلے آئے ہیں۔ ہندو جو آجتک بالکل موافق تھے انہوں نے بھی تاجرانہ (بنیاپن) کا مظاہرہ کر دیا ہے۔ کانگرس نے اپنے ہاں تجویز پاس کر دی کہ آیندہ ریفارم سکیم میں وزیر اعظم کے فیصلے پر کانگرس نہ صاد کرے نہ تردید کرے۔ چنانچہ وہ آج تک اس کی پابند ہے۔ عام ہندوؤں کو یہ فیصلہ اتنا ناگوار ہوا کہ پنجاب اور بنگال سے ایک ہندو ممبر بھی اسمبلی کے لئے کانگرس کو نہ ملا۔ حالانکہ دونوں صوبے کانگرس پر فدا تھے۔

گذشتہ ہفتے دارجیلنگ میں ہندو کانفرنس ہوئی جس کے صدر جناب بھائی پرمانند پنجابی ہندو تھے۔ (جو دراصل مذہبی ہندو نہیں) انہوں نے اپنے صدارتی خطبہ میں کانگرس کے اس فیصلے پر اظہار ناراضگی کیا۔ حالانکہ اس سے پہلے متعدد مرتبہ اظہار خفگی کرتے کرتے سارے تھک گئے تھے ہماری حیرانگی کی حد نہیں رہتی جب ہم ممالک متمدنہ کو دیکھتے ہیں اور ادھر اپنے ملک کو سامنے رکھتے ہیں تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ وہاں جماعت منتظمہ کا فیصلہ ناطق سمجھ کر سلموا تسلیما کا جوہر دکھایا جاتا ہے۔ یہاں جس کے خلاف ہو وہ مخالفت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنا تعلق ہی اس منتظمہ جماعت سے توڑ لیتا ہے۔ جیسا پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں نے کانگرس کے ساتھ کیا۔ ؎

کیا پنپنے کی یہی باتیں ہیں

دنیا پر خدا کا غضب

واقعات دنیا سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل دنیا اپنی ترقی میں اس معراج کمال کو پہنچ گئے ہیں جو مولانا حالی مرحوم نے بتایا ہے ؎

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہیگا کوئی انسان میں عیب
ہو جائینگے چھل چھلا کے سب عیب ہنر

اس لئے غضب الٰہی بھی اپنا اثر دکھا رہا ہے۔ پنجاب میں فصلوں کی کٹائی کے موقع پر ژالہ باری ہوئی۔ کشمیر میں پندرہ روز تک مسلسل بارش رہی جس سے پھلوں کے پھول سب معدوم ہو گئے۔ ملک چین کی خبر (۱۴۔ اپریل تک کی) ہے کہ وہاں اتنا سخت قحط پڑا ہوا ہے کہ صوبہ ہونان میں ایک لاکھ گیارہ ہزار آدمی بھوک سے مر چکے ہیں۔ (الاماں) کہیں زلزلہ ہے تو کہیں آتش زدگی ہے۔ کہیں باد و باراں ہے تو کہیں طوفان ہے۔

اس پر اہل دنیا کا وہی حال ہے جو پہلی تباہ شدہ قوموں کا قرآن شریف میں مذکور ہے۔

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ط

سلطان المعظم کو مبارکباد

انجمن اہل حدیث مرسنگھ ضلع لاہور نے اپنے ایک جلسہ میں اعلیحضرت جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ و ان کے ولیعہد کے ایام حج میں قاتلانہ حملہ سے محفوظ رہنے پر ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کی۔

حکیم محمد حبیب اللہ سیکرٹری انجمن اہل حدیث
موضع مرسنگھ ضلع لاہور

عید بنگالی ... ۱۰ ... (۳۰۴) انگریزی حفظ ہو جاتی ہے۔ قیمت صرف ... (منیجر)

ahmadimuslim.de

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حال میں ہزایکسی لنسی حضور گورنر بہادر پنجاب نے ایک ایسی کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ جس کے انعقاد کی یہ غرض تھی کہ ایسے طریق کار پر غور کیا جائے۔ جس پر صوبہ ہذا میں تحریک امداد باہمی زمانہ آئندہ میں عمل پیرا ہو۔ کانفرنس مذکور میں وزراء حکومت اور دیگر متعلقہ افسروں کے علاوہ اکثر غیر سرکاری اصحاب، مجلس وضع آئین و قوانین کے ارکان اور تحریک۔ امداد باہمی کے چیدہ کارکن شامل ہوئے۔ مزید براں مسٹر ایم۔ ایل ڈارلنگ نے جو آج کل حکومت ہند میں کار خاص پر متعین ہیں۔ کانفرنس میں شرکت فرما کر اپنے گرانقدر مشورہ سے ارکان مجلس کو مستفید فرمایا۔ کانفرنس مذکور کے تین اجلاس ۱۵-۲۰ اور ۲۶ مارچ کو منعقد ہوئے۔

دوران اجلاس میں محکمہ امداد باہمی کے خلاف تنقید کرنے کی کھلی اجازت تھی۔ اس کے ساتھ ہی تحریک امداد باہمی کے رستہ میں جو مشکلات حائل ہیں۔ اور جو تدابیر ان کو حل کرنے کے لئے اختیار کی جارہی ہیں ان کی وضاحت کی گئی۔ بعض عملی تجاویز پیش کی گئیں۔ جن کے متعلق کاروائی کرنے کی غرض سے صاحب رجسٹرار محکمہ مذکور کی توجہ مبذول کرائی گئی۔

کانفرنس مذکور کے اہم فیصلے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) اشتمال اراضی۔ قرار پایا کہ یہ کام اپنی نوعیت میں نہایت مفید ہے۔ لہذا اسے شدومد سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا جائے۔ اس وقت تک یہ کام مجالس امداد باہمی کی وساطت سے کیا جاتا تھا اب فیصلہ ہوا ہے کہ یہی عمل جاری رکھا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی خاص عملہ مال کی وساطت سے براہ راست اشتمال اراضی کا کام ایک تجربہ کے طور پر کیا جائے اور اس کا طریق عمل وہی ہو جو صوبجات متوسط میں رائج ہے۔ صاحب رجسٹرار اشتمال اراضی کے حلقہ کو وسعت دینے کے لئے ایک سکیم مرتب کر رہے ہیں۔ جو دیہاتی اصلاح کے بارہ میں حکومت ہند کے مالی عطیہ کے متعلق ہے۔ اس تجویز پر غور کیا جائے گا۔ یہ بھی قرار پایا کہ ایک قانونی مسودہ مرتب کیا جائے۔ جس کی رو سے ایک گاؤں میں اشتمال اراضی کے خلاف قلیل جماعت سے جبری اشتمال کرایا جائے۔ اور جس کے ذریعہ وہ عملی دقتیں دور ہوسکیں جو اس کام میں اٹھانی پڑتی ہیں۔

(۲) مارگیج بنکوں کے متعلق شرح و بسط سے بحث ہوئی۔ موجودہ مارگیج بنکوں کی مشکلات کی وضاحت کی گئی۔ اور ان کو دور کرنے کے متعلق مختلف تدابیر کی موثریت پر غور ہوا۔ احاطہ مدراس میں جو طریق رائج ہے۔ اس کی تشریح کی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ اس طریق اور پنجاب کے طریق میں دو پہلوؤں سے نمایاں فرق ہے۔ اول یہ کہ اول الذکر طریق میں سرکاری نگرانی سختی سے کی جاتی ہے اور جو اشخاص قرضہ کو بیباق نہ کرسکیں۔ ان کی زمین رہن کے خاتمہ پر فروخت کی جاسکتی ہے۔

زمین کو فروخت کرنے کا یہ ذریعہ قانون انتقال اراضی کی رو سے پنجاب کے بنکوں کو حاصل نہیں اور قانون مذکور میں ترمیم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس سے حکومت کی امداد کا سوال زیادہ مشکل ہوجاتا ہے۔ آخر کانفرنس مذکور کی ایک سب کمیٹی مرتب کرنے کا فیصلہ ہوا جو اس امر پر غور کریگی۔ کہ کیا پنجاب میں کوئی ایسا طریق نافذ ہوسکتا ہے۔ جس کے ماتحت طویل میعاد کے قرضے لئے جاسکیں۔ اور اس سے موجودہ طریق کے مقابلہ میں قرض لینے والے کو کافی فائدہ پہنچ سکے۔ اور ساتھ ہی قرض دینے والے خاص کر حکومت کے مفاد بھی کافی طور پر محفوظ رہیں اگر حکومت کو کسی قسم کی ضمانت دینی پڑے۔

قرآن کے آخری سو۔ مسلمانوں کی موجودہ روش اور اس کی اصلاح کی تجویز۔ قیمت صرف ۴ر (مجلد)

بقیہ متفرقات

مولوی عبدالماجد صاحب دریاآبادی جو پہلے اخبار "سچ" کے ایڈیٹر تھے۔ پھر قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اب انہوں نے اپنا ذاتی پندرہ روزہ اخبار "صدق" لکھنؤ سے جاری کیا ہے۔ جس میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ و دینی مسائل ہوا کریں گے۔ موصوف سے تعلق رکھنے والے احباب اس اخبار کے متعلق پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں:۔

منیجر اخبار "صدق" لکھنؤ

دعائے صحت خاکسار دو ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ علاج معالجہ سے آفاقہ نہیں ہوا۔ ناظرین کرام دعائے صحت سے یاد فرمادیں۔

(محمد مجیرالدین بیگون گرامی ضلع بوگرا)

کفریات مرزا مؤلفہ جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔ سابق مدیر "العزم"۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی، پیشگوئیاں وغیرہ کی تردید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ سائز ۱۸×۲۲ ضخامت ۱۳۲ صفحات۔ قیمت صرف دس آنہ (۱۰ر) محصول ڈاک ۱ر (ملنے کا پتہ)

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ضروری اطلاع مضمون نگار حضرات، مضامین پکی روشنائی سے کاغذ کے صرف ایک طرف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ تاکید ہے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل پروفیسر وہتاب مشاورت کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶ قیمت صرف عہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مومیائی

۳۹/۵۱

حسب ذیل علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

وہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

ن صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی

ی دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع

رتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن

زہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی

وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے

چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ....

بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔

اغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔

ٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف

ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو

اں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا

م دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

ف چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت

چھٹانک ؎۔ آدھ پاؤ ؎۔ پاؤ بھر ؎۔

محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادت

جناب محمد رحمت علی صاحب ضلع مالدہ

"میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی

تھی۔ تیر بہدف ہے۔ اس کی تعریف سے زبان قاصر

ہے۔ واللہ میں بار بار تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا

میں نے اس کو بے مثل پایا۔ قبل اس کے بہت

سے طبیبوں اور ڈاکٹروں سے قیمتی دوائیں

استعمال کیں مگر بے سود۔ آج میں ببانگ دہل

اعلان کرتا ہوں کہ آپ کی مومیائی جیسی دوسری

کوئی دوائی میری نظر سے نہیں گذری۔ ایک

چھٹانک اور بھیجدیں!! (۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ضروری نوٹ

۱۳۶ ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد

اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض۔ بدہضمی۔ درد شکم اور نفخ ہو جانا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ۔ وبائی امراض ہیضہ۔ اسہال۔ پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر باد و کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ؏۔ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍ محصول ۵؍

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ چشتاں ۳۶۹ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

۴۹/۸۱

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ و دو سالہ۔ ڈیرہ دون۔ اودھواڑ، منگرہ، تھوک و پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ۔ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ دوالیس ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران دوکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔ (نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ نکڑ منڈی نزد ڈاک خانہ ڈھاب بستی رام۔ امرتسر

۲۷/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے۔

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

التماس ضروری

۹/۴۵

اس کارخانہ کی شہرت ہر کس و ناکس جانتا ہے

یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال عمدہ روانہ کیا جاتا ہے۔ مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات و تمباکو و قوام و گولی موجود ہے۔

عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط اصل۔ شمامۃ العنبر فی گولی ؏۔ روح گلاب لے۔ ؏ عطر حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر۔ نرگس۔ سوزنگی فی تولہ ؏۔ للعہ۔ ؎۔ ؏۔ ۱۲۔از عطر چنبیلی کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح پانڑی۔ زعفران۔ خس للعہ۔ ؎۔ ؏۔ ؏۔ عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن بان فی تولہ ؏۔ للعہ۔ ؎۔ ؏۔ ؏۔ ۱۲۔از عطر اگر فی تولہ ؎۔ ؏۔

المشتہر: شیخ شجاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

ahmadimuslim.de

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۷ ۔۔۔ ۲/۲۵

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ دھیے۔ نگرے۔ انکھ جھنی۔ پڑبالی لالی۔ جالا۔ پھلی، چھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیج کر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ۔

ع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲؍ تولہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

پلنگ کے پھول

پلنگ کے پھول } یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے۔ آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو، اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸؍۔

پتہ :- **محمد شفیق اینڈ کو آگرہ**

بہار شباب

بہار شباب } یہ کتاب دہلی کے مشہور حکیم مسیح الملک محمد اجمل خان کے والد بزرگوار کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب کی خوبی نام ہی سے واضح ہے۔ قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نور العین

۱۶/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

پتہ درکار ہے

۲/۲

براہ کرم کیا کوئی صاحب ایسے عامل کا پتہ بتلاویں گے۔ جو دکھتا ہوا دانت عمل سے نکالتے ہوں۔ بشرطیکہ شرک نہ ہو۔

پتہ بتلانے والے صاحب کو معاوضہ پیش کیا جائے گا۔

پتہ :- متلاشی۔ معرفت اخبار اہلحدیث امرتسر

تصانیف حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تنقید تقلید } یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ علاوہ ازیں جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۵ر۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔

فتوحات اہل حدیث } اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴ر

اجتہاد و تقلید } اس میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق بحث کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲ر

(متعلقہ عام اہل اسلام)

تعلیم القرآن } اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ مطلب چند ورقوں میں جمع کیا ہے۔ ار

قرآن اور دیگر کتب } قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کرکے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ار

اسلامی تاریخ } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بالکل آسان پیرایہ میں۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

خصائل النبی } ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ بچوں کے لئے۔ قیمت ار

السلام علیکم } اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلےٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

سلسلہ کتب اسلام

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب } مع فرہنگ۔ ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کے بیان میں۔ گویا کہ اسلام کے کل اصول۔ قیمت

اسلام کی دوسری کتاب۔ مع فرہنگ۔ اس کتاب میں نماز کے متعلق مسایل لکھے گئے ہیں۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کی تیسری کتاب } (مع فرہنگ) اس کتاب میں حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق نہایت اعلےٰ مضامین ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

اسلام کی چوتھی کتاب } (مع فرہنگ) خرید وفروخت، تجارت، صناعت شراکت، وقف، نذر، قصاص، دیت، فرائض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پانچویں کتاب } اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ جن کے ضمن میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کے زمانہ تک کی کل فتوحات کا ذکر آجاتا ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی چھٹی کتاب } اس میں پہلے تو قرآن شریف کی کل دعائیں ایک جا جمع کی گئی ہیں۔ بعدہٗ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۶ر

اسلام کی ساتویں کتاب } اس میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم، تعلم، تعظیم، علما کی ترغیب اور بدعت، بے ادبی علماء بزرگان، بے سود جھگڑے، ترکیب جماعت کی ترتیب اور نماز، روزہ، زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی وترہیبی مسائل درج کئے گئے ہیں ۶ر

(۵۰۷)

اسلام کی آٹھویں کتاب } اس میں حج، نکاح، جہاد، بیع، شری کے مسائل اور طعام، لباس، حدود، حسن ومعاشرت اور والدین کے ساتھ احسان کرنے اور خلقت خدا کے ساتھ شفقت کرنے کی ترغیب کے متعلق (۱۵۱) باب لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

اسلام کی نویں کتاب } اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی، دوزخ، عذاب قبر، اللہ کے ڈر، تقوےٰ، توکل، اور صبر کے متعلق ایک سو سے زیادہ باب درج ہیں۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۶ر

اسلام کی دسویں کتاب } یعنی تاریخ لب لباب۔ اس میں سب سے پہلے ابتدائے عالم کا ذکر ہے۔ بعدہٗ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ابراہیم علیہ السلام وغیرہ وغیرہ کل پیغمبروں کا مفصل حال لکھتے ہوئے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات تحریر کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد حواری عیسےٰ علیہ السلام اور چند بزرگوں کے حالات۔ پھر مشہور مختلف ممالک کا ذکر۔ خلفائے اربعہ، بنو امیہ عباسیہ کے حالات بھی ہیں۔ مع علم جغرافیہ کے۔ قیمت صرف عہ

ہم اور آپ قانون کی ہوا میں سانس لیتے ہیں

ہمارا روز مرہ قانون کی گرفت میں ہے

اور

ہماری زندگی کا کوئی لمحہ۔ کوئی چھوٹے سے چھوٹا فعل ایسا نہیں

جس پر کوئی نہ کوئی قانون مسلط نہ ہو!

پھر اگر ہم قانون کو نہ پڑھیں اور نہ سمجھیں

تو

ہماری کتنی بدنصیبی ہے

میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ قانون کے جانے بغیر

ہمارا جینا موت کے برابر ہے

ایسی تاریک زندگی میں

رسالہ "**قانون**" لاہور

ہمارے لئے ایک مشعل ہدایت ہے

اگر ہم اس سے محروم رہیں تو یہ ہماری بدبختی ہے اور بدقسمتی

ہمیں چاہئے کہ "قانون" کو باقاعدہ پڑھا کریں

بے حد مفید اور کارآمد چیز ہے

قیمت سالانہ ہے۔ علاوہ محصول ڈاک۔ فی پرچہ ۶ر

ملنے کا پتہ:۔ مینجر رسالہ "قانون"۔ انارکلی لاہور (پنجاب)

اسلام کی گیارھویں کتاب

اس میں تمام عقائد اسلام یعنی ثبوت صانع عالم یعنی اللہ عزوجل اور ثبوت توحید اور ثبوت نبوت وحدوثِ عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت وعظمت انبیاء علیہم السلام وثبوت قیامت، ردّ تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ ہر ایک عقیدہ کو قرآن شریف کی آیات اور حدیث شریف و اقوال ائمہ اور مخالفین کے الزامی جوابات سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور اس کتاب میں ۔۸۰ بحثیں صرف اصول کے متعلق ہیں۔ چنانچہ ثبوت صانع باری تعالےٰ کے متعلق ۱۰۳ دلائل ہیں۔ قیمت صرف عہ

اسلام کی بارھویں کتاب

اس میں بیان اقسام حدیث وتعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے کا بیان اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں بول، منی مذی وغیرہ کے احکام، جنبی اور حائضہ کے احکام، جمعہ، میت، استحاضہ کے احکام، چمڑے کی طہارت کا بیان، استنجا، وعظ کے احکام، جنبی کے تیمم کا بیان، بچوں کی نماز، نمازوں کے اوقات، نمازوں کے نوافل کا بیان۔ نماز قضا کی ترتیب، اذان کا بیان، تکبیر، ستر، عورت کے ستر کے احکام۔ مسائل لباس، تصویر دار کپڑوں کے احکام۔ یہ مختصر حال ہے۔ حجم ۲۰۲ صفحات۔ قیمت عہ

اسلام کی تیرھویں کتاب

اس میں بھی احکام نماز کے متعلق ہی درج کئے گئے ہیں۔ جیسے جوتی پہننا، کشتی پر یہود ونصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارہ میں مختلف اقوال قراۃ فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل۔ رفعیدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات، رکوع، سجدہ۔ قومہ، تشہد، سلام پھیرنے اور ان کے بعد کے احکام واضح بیان کرکے نماز کے توڑنے اور مکروہ کرنے اور سلامت رکھنے والے امور بیان کرکے سترہ اور ہر قسم کے نوافل جو فرض رکعتوں کے پہلے یا بعد ہوا کرتے ہیں۔ نیز فرضیت جمعہ و ترغیب تہجد، وتر، نماز اشراق، تحیۃ المسجد، الضحیٰ، خاصکر قیام رمضان تراویح کے متعلق جتنے اختلافات یعنی تعداد رکعات اور تعیین و افضلیت وقت وغیرہ کے متعلق ہیں۔ محققانہ طور سے ظاہر فرما کر سجدہ سہو، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر اور عورتوں کے مساجد میں آنے کے متعلق کل احکام جماعت میں شمولیت کا اجر۔ نیز فرائض وشرائط امام پر مفصل بحث کرکے مسبوق بالجماعت وتارک جماعت اور نابالغ لڑکے، غلام، فاسق، مسافر، تیمم کنندہ ونشستہ وغیرہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور ترتیب صفوف اور فرائض نوافل کے لئے جگہ تبدیل کرنے کے بارہ میں ایک سو پچاس نہایت بسیط ابحاث ذکر کی ہیں۔ ضخامت ۲۲۴ صفحات قیمت صرف [illegible]

اسلام [illegible] کتاب

اس کتاب میں پہلے نماز [illegible] جیسے بیمار، مسافر، سوار کی نماز، اور سفر وحضر کی حد و تعیین ایام اور ابر وبارش کے دن نماز کا حکم۔ اور جمعہ کی فرضیت ہر بستی اور شہر میں۔ غسل، خطبہ، چاند کے احکام سوگ، ماتم، کفن، دفن، تکبیرات، قرأت، جنازہ علی الغائب، [illegible] کے حالات، زیارت قبور، میت کے ایصال ثواب کے متعلق مفصل بحث کرنے کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو شروع کرکے چارپایوں، گھوڑوں، کھیتی، پھلوں، شہد، سونا، چاندی، زیور، دفینہ، معدن کی زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ۔ قیمت صرف عمر

سب کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگانے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

تصنیفات کتب خانہ ثنائیہ امرتسر میں

زبردست رعایت

ناظرین جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری کے حق میں اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک بددعا شائع کی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائیگا جس کا نتیجہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے ستائیس سال ہو گئے ہیں اور حضرت ممدوح بفضلہ تعالےٰ ماہ اپریل ۳۵ء تک سلامت موجود ہیں۔ چنانچہ اس فیصلہ کے نتیجہ کی خوشی میں کتب خانہ ہذا کی طرف سے ہر سال رعایت کی جاتی ہے۔ تاکہ عوام الناس بھی اس خوشی میں شریک ہوں۔ چنانچہ حسب معمول امسال بھی یکم مئی ۳۵ء سے ۳۱ مئی ۳۵ء تک حسب ذیل رعائت کی جاویگی۔

تصانیف حضرت ممدوح۔ سوائے تفاسیر اردو وعربی ۵؎ روپیہ کی قیمت کی کتب تک۔ فی روپیہ ۲؍ کمیشن۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

DELHI 6 APR 35

HINDU SABHA COLLEGE 25 APR. 35